85163- پورا خاندان ایک ہی گھر میں رہے تو کیا عورت سارا دن نقاب پہن کر رکھے

سوال

میں اپنے خاوند کے ساتھ دیور اور ساس کے ساتھ سسرالی گھر میں رہتی ہوں، اس لیے کہ ہمارے پاس کوئی ملازم نہ ہونے کی بنا پر ہمارے ہاں عادت اور رواج ہے کہ عورت ہی گھر کے کام کاج کرتی ہے، اور بعض اوقات اس میں مشکل اعمال بھی شامل ہوتے ہیں، جس کی بنا پر عورت حجاب میں تخفیف کی ضرورت محسوس کرتی ہے.
ایک اور مشکل یہ ہے کہ گھر کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے، اور گھر میں کسی بھی رشتہ دار مثلا چچا ماموں وغیرہ کو بغیر اجازت داخل ہونے کی اجازت ہے!!
اسی طرح جب ہم بالکونی کی صفائی کرتے ہیں تو ہمارے پڑوسی اور سڑک کے سب لوگوں کی نظر پڑتی ہے، تو کیا گھر سے باہر نکلتے وقت ہی ہمارے لیے نقاب کرنا صحیح ہے، یا کہ گھر میں بھی صبح سے لیکر شام تک نقاب کرنا ہوگا، یہ علم میں رہے کہ ایسا کرنا ہمارے لیے بہت مشکل ہے ؟
یہ بھی علم میں رہے کہ ہمارے لیے مخصوص فلیٹ تو ہے لیکن ہم وہاں صرف سونے یا خاص موقع کے وقت ہی جاتے ہیں!! یہ حالت میری اکیلی ہی کی نہیں بلکہ بہت ساری عورتیں جو شرعی پردہ کرنا چاہتی ہیں ان کی بھی یہی حالت ہے، ہمیں کیا کرنا چاہیے، اللہ تعالی آپ کو عزت سے نوازے ہمیں اس کے متعلق معلومات فراہم کریں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جیسا آپ نے بھی کہا ہے کہ یہ مشکل صرف اکیلی آپ کے لیے ہی نہیں بلکہ بہت سارے لوگوں کو یہی مشکل درپیش ہے جو بعض ان ممالک میں بستے ہیں جہاں معاشرتی حالات اس طرح کی مختلط زندگی بسر کرنے کی اجازت دیتے ہیں، جہاں انسان شادی کے بعد اپنے خاندان کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا ہے، جس کا معنی یہ ہوا کہ بیوی بھی اسی گھر میں رہے گی جہاں خاوند کے دوسرے رشتہ دار یعنی بھائی اور بھتیجے وغیرہ رہتے ہیں.

ہم آپ کے ساتھ متفق ہیں کہ یہ حالت بہت ساری مشکلات اور حرج کا باعث بنتی ہے، اور اس طرح کی حالت میں شرعی پردہ اور شرعی آداب کا خیال کرنا بہت ہی زیادہ مشکل اور مشقت کا کام ہے؛ سوال کرنے والی بہن ہم آپ کو بھی یہی کہتے ہیں کہ :

بہت ساری عورتیں جو اپنے پردہ کا خاص خیال کرتی ہیں، اور اپنے پروردگار کی حدود کی حفاظت کرتی ہیں، ان کے لیے اس طرح کی مشکل ترین حالت پر کنٹرول کرنا ممکن، اور اللہ کی حدود کا التزام کرنا ممکن ہے باوجود مشقت اور مشکل کے جو انہیں حاصل ہوتی ہے، اور جسے ہم بھی جانتے ہیں.

اور اگر یہ حالت یعنی مشترکہ معیشت اور رہن سہن پسند نہ ہو جس سے موجودہ وقت میں فرار ممکن نہیں، جیسا کہ اکثر اوقات حال ہے تو ہم اندر سے گھر کا دروازہ بند کر کے اسکی محافظت کر کے رہائش کر سکتے ہیں، اور اس طرح آپ کے لیے اور دوسری عورتوں کے لیے بھی ممکن ہوگا کہ جب کوئی مرد گھر میں داخل ہو تو آپنا حجاب اور پردہ پہن لیں یا پھر غیر محرم مرد کی گھر میں موجودگی کے وقت، لیکن اس کے ساتھ آپ یہ بھی خیال رکھیں کہ حتی الامکان آپ اس کے ساتھ اکیلی کمرہ یا کسی بند جگہ پر نہ ہوں، چاہے آپ نے پردہ بھی کر رکھا ہو پھر بھی نہیں.

اور اس مشکل میں آپ کے خاوند کا بھی حق اور کام ہے کہ وہ اپنے بھائی اور باقی دوسرے مرد اقرباء کو متنبہ کرے کہ وہ اس ادب کا خاص کر خیال کریں، کیونکہ یہ اللہ کی حدود میں سے ایک حد ہے، جس سے تجاوز کرنے کا ہمیں کوئی حق حاصل نہیں، اور نہ ہی کسی بھی شخص کے لیے اس سے کھیلنا جائز ہے.

خاوند کے قریبی مردوں کے لیے بیوی کے پاس جانے میں تساہل برتنے کے متعلق بچنے کا کہا گیا ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم عورتوں کے پاس جانے سے اجتناب کرو"

تو ایک انصاری شخص نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ذرا خاوند کے قریبی مرد (دیور) کے متعلق تو بتائیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دیور تو موت ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5232) صحیح مسلم حدیث نمبر (2172).

الحمو: خاوند کے بھائی (یعنی دیور) اور دوسرے قریبی رشتہ دار مرد مثلا چچا کے بیٹے وغیرہ کو کہا جاتا ہے.

اس مشکل کو ہمارے تسلیم اور اقرار کے باوجود ابتدائی امر میں، جب کہ بہت سارے لوگوں کی جبلت یہ ہے کہ وہ مخالفت سے محبت کرتے ہیں، اور حدود و آداب کا خیال رکھنے سے انہیں نفرت ہے اور وہ اس سے بھاگتے ہیں، ہمارے اس اقرار کے ساتھ ہم آپ کو یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ یہ معاملہ وقت کے ساتھ ساتھ مالوف ہو کر ایک عادت بن جائیگا، لیکن اس کے لیے ابتدائی طور پر صبر و تحمل اور جدوجہد کی ضرورت ہے، اور آپ کے اس پر صبر کرنے میں معاون چیز یہ ہے کہ آپ اور آپکا خاوند جان لے کہ اجر و ثواب مشقت کے حساب سے ملتا ہے.

دوم:

آپ نے بیان کیا ہے کہ آپ کا اپنا خاص فلیٹ بھی ہے، یہ اس مشکل سے نکلنے کے لیے بہت ہی اچھا اور آرام دہ حل ہے.

آپ کے خاوند کو دو میں سے ایک پر عمل کرنا ہوگا:

اول:

یا تو وہ اس فلیٹ میں رہنے پر راضی ہو جائے، اور آپ دن کا اکثر حصہ اس فلیٹ میں گزار دیں، جیسا کہ بیویوں کے لیے طبعی حال ہے، جب خاندان کے گھر کا دروازہ کھلا رہتا ہے، اور آپ کے غیر محرم اور اجنبی مرد وقتا فوقتا گھر میں آتے رہتے ہیں، اور آپ کے ساتھ غیر محرم مرد بھی رہتے ہیں، یہ ایسا معاملہ ہے جس کی بنا پر یہ مشکل پیدا ہوئی ہے جس کا آپ نے اپنے سوال میں ذکر کیا ہے، یا پھر پردہ کرنے اور اختلاط سے بچنے میں تساہل سے کام لیا گیا، اور اس کے نتیجہ میں جو گناہ اور معصیت اور فتنہ سامنے آتا ہے.

دوم:

اگر حالات اسے اس وقت کسی سبب یا کسی اور وجہ سے علیحدہ ہونے کی اجازت نہ دیں تو آپ کے خاوند اور اس کے گھر والوں پر واجب ہے کہ وہ آپ کے پردہ اور آپ کے دین کے سلسلہ میں آپ کی معاونت کریں جیسا کہ ہم پیچھے اشارہ کر چکے ہیں، اور یہ معاملہ ناممکن نہیں، بلکہ نہ ہی مشکل ہے، بہت سارے لوگوں نے اس کی محافظت کی تو ان کی زندگی بہتر اور اچھی بسر ہونے لگی.

سوم:

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق عورت کے چہرے کا پردہ اجنبی اور غیر محرم مردوں سے واجب ہے، ہم اسے سوال نمبر (11774) کے جواب میں بیان کر چکے ہیں، اسی طرح مرد و عورت کے اختلاط کی حرمت کے دلائل بھی ہم سوال نمبر (12525) کے جواب میں بیان کر چکے ہیں، آپ ان کا مطالعہ کریں.

اور اجنبی اور غیر محرم مردوں کے ضمن میں خاوند کا بھائی (یعنی دیور) اور خاوند کا چچا اور اس کا ماموں شامل ہے، اس لیے بیوی کو ان کے سامنے اپنا چہرہ ننگا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں.

اس بنا پر جب آپ بالکونی پر نکلیں تو آپ کے لیے چہرے اور عام بدن کو چھپانا لازم ہے، جہاں سے سڑک پر موجود لوگ آپ کو دیکھتے ہیں اور اس میں آپ کے لیے کوئی مشقت نہیں، کیونکہ یہ بار بار یا ہمیشہ نہیں کبھی کبھار ہوتا ہے، اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ آپ بالکونی میں کوئی جنگلہ وغیرہ لگوا دیں جو لوگوں کے لیے دیکھنے میں مانع ہو.

اے اللہ کی بندی آپ یہ جان لیں کہ شرعی احکام آسان ہیں، اور ان میں کوئی تنگی نہیں، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اللہ تعالی تم پر کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا، لیکن وہ تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے، اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کرے تاکہ تم شکر گزار بندے بن جاؤ}.المآئدۃ (6).

یہ آیت مرد و عورت کے لیے عظیم اور نفع مند مصالح کو ثابت کرنے اور معاشرے کو خرابیوں اور فساد و انحراف کے اسباب سے محفوظ رکھنے کی کفیل ہے، لیکن مکلف شخص پر مشکل اس وقت داخل ہوتی ہے جب وہ اس کی تطبیق میں غلطی کرتا ہے، یا پھر جو نعمتیں اللہ تعالی نے اسے دی ہیں وہ ان سے کما حقہ استفادہ نہیں کرتا، لہذا ایک بار پھر تاکیدا کہتے اور اس کو دھراتے ہیں کہ آپ اپنے لیے مخصوص فلیٹ سے ضرور استفادہ کریں، اور اختلاط اور بھیڑ سے دور زندگی کا تجربہ کریں، ان شاء اللہ آپ اس میں راحت و سکون اور سعادت محسوس کرینگی.

اللہ تعالی آپ کو اپنے محبوب کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.